(۶۷)

صرف خدا تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے

(فرمودہ ۷۔ مئی ۱۹۱۵ء)

حضور نے تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد مندرجہ ذیل آیت کی تلاوت فرمائی:۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ لَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ [۱]

اللہ تعالیٰ کی ہستی چونکہ نظر نہیں آتی اور اس کی ذات چونکہ وراء الوریٰ ہے اس لئے کوئی انسان ان مادی آنکھوں سے اسے نہیں دیکھ سکتا جس قدر لطیف چیزیں دنیا میں ہوتی ہیں وہ نظر نہیں آتیں۔ پھر خدا تعالیٰ تو ان لطیف چیزوں کے پیدا کرنے والا ہے اس لئے ان آنکھوں سے اس کا نظر آنا تو ناممکن ہے۔ کسی شاعر نے کیا لطیف بات کہی ہے۔ کہتا ہے ۔

جو دوئی کی بُو بھی ہوتی تو کہیں دو چار ہوتا

یعنی اگر کہیں دُوئی کا معاملہ ہوتا تو کبھی اس سے ملاقات ہو جاتی لیکن چونکہ وہ یگانہ ہے دوسری چیزوں کی اس کے مقابلہ میں کچھ ہستی نہیں، کوئی اس کا ہمسر ہی نہیں اور کوئی اس کی ذات کا حصہ اور جنس ہی نہیں ہے اس لئے اس سے ملاقات بھی نہیں ہوتی۔ جب اس کا یہ حال ہے تو جو اس کی مخلوق اور اس کی پیدا کردہ چیزیں ہیں ان کی آنکھوں سے وہ کہاں نظر آ سکتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ ان آنکھوں سے کسی کو دکھائی نہیں دیتا بلکہ اپنی قوت اور اپنے جلال اور اپنے

کاروبار اور اپنے خاص الخاص بندوں کے ذریعے ہی نظر آتا ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ اور پیارے بندوں کے ذریعہ لوگوں کو نظر آتا ہے، اس لئے بعض نادان ان بندوں کو ہی خدا سمجھ لیتے ہیں یا ان میں خدا کی صفات قرار دے دیتے ہیں۔ جس طرح ایک نادان انسان پانی میں سورج کا عکس دیکھ کر کہہ دے کہ یہی سورج ہے حالانکہ اصل سورج تو اور ہے اسی طرح یہ لوگ کرتے ہیں، اسی بات سے بہت سے لوگوں کو بڑا دھوکا لگا ہوا ہے۔ یہ جو خدا کے اوتار مانتے ہیں ان کو بھی یہی غلطی لگی ہے کیونکہ خدا تو اپنی جگہ ہے انسانوں میں داخل نہیں ہوتا۔ پس اس دھوکا اور غلطی کی وجہ سے جس قدر بڑے بڑے لوگ گزرے ہیں ان کو نادانوں نے خدا بنانے کی کوشش کی ہے۔ کسی کو انہوں نے خدا کا بیٹا بنا لیا تو کسی کو خدا ہی قرار دے دیا اور کسی کو خدائی صفات کا وارث مان لیا۔ چونکہ آنحضرت ﷺ نے شرک کے خلاف ایسا زور لگایا ہے جیسا کسی نبی نے نہیں لگایا، اس لئے آپ کی امت کو خدا تعالیٰ نے بہت کچھ اس سے بچائے رکھا ہے۔ مسلمان اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہہ کر اس فتنہ سے تو بچے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا بناتے یا خدائی صفات دے دیتے لیکن پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت شرک کم کیا۔ مگر بعد میں آنے والے بزرگوں کی نسبت بہت زیادہ شرک میں مبتلا ہو گئے۔ چنانچہ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت عجیب عجیب قصے مشہور کر رکھے ہیں۔ حضرت معین الدین چشتی، بابا فرید الدین شکر گنج وغیرہ بزرگوں سے بہت بڑا شرک کیا جاتا ہے اور پھر ان سے بھی زیادہ شرک ان کی معمولی قبروں سے کیا جاتا ہے جو قریباً ہر گاؤں میں بنی ہوتی ہیں۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے لوگوں کو قبر پر اس طرح پورا سجدہ کرتے دیکھا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ کیلئے کیا جاتا ہے اور ان سجدہ کرنے والوں کو یہ پورا یقین ہوتا ہے کہ ہم اس طرح برکت حاصل کر رہے ہیں حالانکہ قرآن شریف میں شروع سے لے کر آخیر تک اس شرک کی بیخ و بن کو اکھاڑا گیا ہے۔ اگر مسلمان سمجھتے تو قرآن نے تو ایسا بیان کر دیا تھا کہ ان پر شیطان شرک کی راہ سے کبھی حملہ نہ کرتا لیکن افسوس انہوں نے قرآن کو بالکل چھوڑ دیا اور شیطان کی زد میں آگئے۔

اس وقت میرا روئے سخن ایک خاص مسئلہ کے متعلق ہے اور وہ یہ کہ علم غیب کسی انسان کو ہوتا ہے یا نہیں؟ اس بات پر بڑی بحثیں ہوئی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی یہ علم تھا یا نہیں۔ حنفیوں نے کہا ہے کہ نہیں اس لئے ان کے اس کہنے پر ان پر بڑے بڑے فتوے

لگے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی کی ہے حالانکہ یہ آیت جو میں نے پڑھی ہے اس میں خدا تعالیٰ نے صاف طور پر بتا دیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے علم کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔ نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ کوئی اور شخص۔ بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام نبیوں کے سردار اور اللہ تعالیٰ کے بڑے محبوب بلکہ آپ کی اتباع کرنے والا خدا کا محبوب ہو جاتا ہے مگر باوجود اس کے آپ خدا تعالیٰ کی مخلوق اور اسی کے محتاج تھے۔ پس آپؐ کے اندر وہی صفات رہیں گی جو بندوں میں ہوتی ہیں اور وہ صفات کبھی نہیں آسکتیں جو خدا تعالیٰ نے صرف اپنے لئے مخصوص کر رکھی ہیں۔ علم غیب بھی اسی میں سے ہے اس لئے صرف خدا ہی جانتا ہے کہ کیا کچھ ہوتا ہے اور کیا ہوگا۔ ان آیتوں میں خدا تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ علم غیب کے ہونے کیلئے کتنی چیزوں کے ہونے کی ضرورت ہے۔ اول یہ کہ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ۔ یعنی ہمیشہ زندہ رہنے والا، خود قائم رہنے والا اور دوسروں کو قائم رکھنے والا ہو۔ سوئے نہیں اور نہ اُسے اونگھ آئے۔ کیونکہ جب سو گیا تو اس کے سونے کے عرصہ کا اسے علم کہاں رہا۔ دوم۔ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ اسی کے قبضہ قدرت میں وہ سب چیزیں ہوں جو زمین و آسمان میں ہیں۔ وہی ان کی حفاظت کرنے والا اور وہی ان کا نگران ہو۔ یہ سب باتیں علم غیب کیلئے ضروری ہیں۔ جب کسی انسان کی نسبت علم غیب کا ہونا کہا جائے گا تو یہ سب صفات بھی اس میں ماننی پڑیں گی کیونکہ جب تک کسی میں یہ باتیں نہ ہوں وہ عالم الغیب نہیں ہو سکتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو سویا بھی کرتے تھے۔ آپ پیدا بھی ہوئے اور وفات بھی پا گئے جس کو آج تیرہ سو سال سے زائد عرصہ ہونے کو آیا ہے، پھر آپ کی نسبت عالم الغیب ہونا کس طرح کہا جا سکتا ہے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں یا کوئی اور انسان ہو، اسی حد تک اس کے اندر طاقتیں ہیں جو خدا نے انسانوں کیلئے پیدا کی ہیں اور وہ طاقتیں جو خدا نے اپنے لئے مخصوص کر رکھی ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی نہیں پائی جاتیں۔ پس جب آپؐ میں نہیں تو اور کسی نبی میں بھی نہیں نہ حضرت موسیٰؑ میں نہ حضرت عیسیٰؑ میں اور نہ مسیح محمدی میں نہ عبد القادر جیلانی وغیرہ میں اور نہ ہماری جماعت میں سے کسی انسان میں۔ بعض لوگ نادانی سے یوں کہہ دیتے ہیں کہ حضور پر سب کچھ روشن ہے حضور تو پوشیدہ خیالات کو خود معلوم کر سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

یہ شرک کے کلمات ہیں اور خطرناک شرک ہے۔ ہمارا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا

تو یہ حال الگ رہا، ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سب کچھ روشن نہیں تھا۔ اور نہ آپؐ خود بخود کچھ پردہ غیب سے معلوم کر سکتے تھے۔ پھر ہم کیا ہیں جو استاد کے پاس ہوتا ہے وہی شاگردوں میں بھی آتا ہے جب ہمارے استاد کے پاس یہ علم نہیں تھا تو ہم میں کہاں سے آتا۔ ہم نے وہی کچھ سیکھا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس تھا۔

پس جماعت کو چاہیئے کہ بہت احتیاط سے الفاظ کو منہ سے نکالا کرے اور اپنے خیالات کو ایسا محفوظ رکھے کہ شرک سے بالکل بری ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم ہر قسم کی بدی معاف کر دیں گے مگر شرک معاف نہیں کریں گے۔ پس ہر ایک مومن کو چاہیئے کہ ایسے الفاظ بولے جن میں خدا کی حمد، تعریف اور ستائش پائی جائے۔

خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو اس بات کی توفیق دے کہ اللہ کو اللہ اور مخلوق کو مخلوق سمجھے اور کوئی بدی خدا کی طرف منسوب نہ کرے۔

(الفضل ۱۳، ۱۶۔ مئی ۱۹۱۵ء)

---

۱ البقرة:۲۵۶